نظیر اکبرآبادی

(1830 — 1740)

ولی محمد نام، نظیر تخلص تھا۔ دلّی میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں آگرہ چلے گئے۔ وہاں معلّمی کے فرائض انجام دیے اور ساری عمر آگرے میں گزار دی۔ نظیر نے مختلف شعری اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن وہ نظم گو شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ نظیر اکبرآبادی کا مشاہدہ وسیع تھا۔ انھوں نے زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ ہندوستان کے رسم و رواج، میلوں ٹھیلوں، تفریحات و مشاغل پر جتنی نظمیں نظیر نے کہی ہیں، شاید کسی اور شاعر نے نہیں کہیں۔ نظیر کو زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ اُن کی زبان انتہائی صاف، سہل اور سادہ ہے اور وہ اُردو کے عوامی شاعر تسلیم کیے جاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

آدمی نامہ

5161CH03

دنیا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی اور مفلس وگدا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
زردار و بے نوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی نعمت جو کھا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ابدال وقطب وغوث و ولی آدمی ہوے منکر بھی آدمی ہوے اور کفر کے بھرے
کیا کیا کرشمے کشف وکرامات کے کیے حتّٰی کہ اپنے زہدوریاضت کے زور سے
خالق سے جا ملا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرعون نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا شدّاد بھی بہشت بنا کر ہوا خُدا
نمرود بھی خدا ہی کہاتا تھا برملا یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا
یاں تک جو ہو چکا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی نار ہے اور آدمی ہی نور یاں آدمی ہی پاس ہے اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن وقبح میں ہے یاں ظہور شیطاں بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکروزوُر
اور ہادی و رہنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی

مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں بنتے ہیں آدمی ہی امام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآن اور نماز یاں اور آدمی ہی اُن کی چُراتے ہیں جوتیاں
جو اُن کو تاڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

© NCERT not to be republished

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی
اور آدمی کو تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اُتارے ہے آدمی
چلّا کے آدمی کو پُکارے ہے آدمی
اور سُن کے دوڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

چلتا ہے آدمی ہی مسافر ہو لے کے مال
اور آدمی ہی مارے ہے پھانسی گلے میں ڈال
یاں آدمی ہی صید ہے اور آدمی ہی جال
سچّا بھی آدمی ہی نکلتا ہے میرے لال
اور جھوٹھ کا بھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی شادی ہے اور آدمی بیاہ
قاضی وکیل آدمی اور آدمی گواہ
تاشے بجاتے آدمی چلتے ہیں خواہ مخواہ
دوڑے ہیں آدمی ہی مشعلیں جلا کے واہ
اور بیاہنے چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی نقیب ہو بولے ہے بار بار
اور آدمی ہی پیادے ہیں اور آدمی سوار
حقّہ صراحی جُوتیاں دوڑیں بغل میں مار
کاندھے پہ رکھ کے پالکی ہیں آدمی کہار
اور اُس پہ جو چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

بیٹھے ہیں آدمی ہی دکانیں لگا لگا
کہتا ہے کوئی لو کوئی کہتا ہے لا رے لا
اور آدمی ہی پھرتے ہیں رکھ سر پہ خوانچا
کس کس طرح سے بیچیں ہیں چیزیں بنا بنا
اور مول لے رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی لعل جواہر ہے بے بہا
اور آدمی ہی خاک سے بدتر ہے ہو گیا
کالا بھی آدمی ہے کہ اُلٹا ہے جوں توا
گورا بھی آدمی ہے کہ ٹکڑا سا چاند کا
بد شکل و بدنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اک آدمی ہیں جن کے یہ کچھ زرق برق ہیں
روپے کے اُن کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تا بہ شرق ہیں
کمخواب، تاش، شال، دوشالوں میں غرق ہیں
اور چیتھڑوں لگا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

© NCERT not to be republished

مرنے میں آدمی ہی کفن کرتے ہیں تیار — نہلا دُھلا اُٹھاتے ہیں کاندھے پہ کر سوار
کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں روتے ہیں زار زار — سب آدمی ہی کرتے ہیں مردے کا کاروبار
اور وہ جو مرگیا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر — ہیں آدمی ہی صاحبِ عزّت بھی اور حقیر
یاں آدمی مرید ہیں اور آدمی ہی پیر — اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیرؔ
اور سب میں جو بُرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

(نظیر اکبرآبادی)

سوالات

1. اس نظم کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہے، ایسی نظم کو کیا کہتے ہیں؟
2. اس نظم میں آدمی کے جتنے روپ بیان کیے گئے ہیں ان میں سے دو دو ایسے روپ بیان کیجیے جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔
3. نظم میں کن لوگوں کے خدائی کا دعوٰی کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟ نام لکھیے۔
4. شیطان کا شیطان فرشتے کا فرشتہ
انسان کی یہ بوالعجبی یاد رہے گی
یگانہؔ کے اس شعر کو سامنے رکھتے ہوئے 'آدمی نامہ' پر مختصر نوٹ لکھیے۔

© NCERT not to be republished

5161CH04

روٹیاں

روٹی سے جس کا ناک تلک پیٹ ہے بھرا
کرتا پھرے ہے کیا وہ اُچھل کود جا بجا
دیوار پھاند کر کوئی کوٹھا اُچھل گیا
ٹھٹّھا ہنسی شراب صنم ساقی اس سوا
سو سو طرح کی دھوم مچاتی ہیں روٹیاں

جس جا پہ ہانڈی چولھا توا اور تنور ہے
خالق کی قدرتوں کا اُسی جا ظہور ہے
چولھے کے آگے آگ جو جلتی حضور ہے
جتنے ہیں نور سب میں یہی خاص نور ہے
اس نور کے سبب نظر آتی ہیں روٹیاں

آوے توے تنور کا جس جا زباں پہ نام
یا چکّی چولھے کا جہاں گلزار ہو تمام
یاں سر جھکا کے کیجیے ڈنڈوت اور سلام
اس واسطے کہ خاص یہ روٹی کے ہیں مقام
پہلے انھیں مکانوں میں آتی ہیں روٹیاں

ان روٹیوں کے نور سے سب دل ہیں پور پور
آٹا نہیں ہے، چھلنی سے چھن چھن گرے ہے نور
پیڑا ہر ایک اس کا ہے برفی و موتی چور
ہرگز کسی طرح نہ بجھے پیٹ کا تنور
اس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہیں روٹیاں

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے
یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے
وہ سن کے بولا بابا خدا تجھ کو خیر دے
ہم تو نہ چاند سمجھیں نہ سورج ہیں جانتے
بابا ہمیں تو یہ نظر آتی ہیں روٹیاں

پھر پوچھا اُس نے کہیے یہ ہے دل کا نور کیا
اُس کے مشاہدے میں ہے کھلتا ظہور کیا
وہ بولا سن کے تیرا گیا ہے شعور کیا
کشف القلوب اور یہ کشف القبور کیا
جتنے ہیں کشف سب یہ دکھاتی ہیں روٹیاں

© NCERT not to be republished

روٹی نہ پیٹ میں ہو تو پھر کچھ جتن نہ ہو میلے کی سیر، خواہشِ باغ و چمن نہ ہو
بھوکے غریب دل کی خدا سے لگن نہ ہو سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو
اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیاں

کپڑے کسی کے لال ہیں روٹی کے واسطے لمبے کسی کے بال ہیں روٹی کے واسطے
باندھے کوئی رومال ہیں روٹی کے واسطے سب کشف اور کمال ہیں روٹی کے واسطے
جتنے ہیں روپ سب یہ دکھاتی ہیں روٹیاں

دنیا میں اب بدی نہ کہیں اور نِکوئی ہے نا دشمنی و دوستی نا تند خوئی ہے
کوئی کسی کا اور کسی کا نہ کوئی ہے سب کوئی ہے اُسی کا کہ جس ہاتھ ڈوئی ہے
نوکر نفر غلام بناتی ہیں روٹیاں

روٹی کا اب ازل سے ہمارا تو ہے خمیر روکھی بھی روٹی حق میں ہمارے ہے شہد و شیر
یا پتلی ہووے موٹی خمیری ہو یا فطیر گیہوں کی جوار باجرے کی جیسی ہو نظیر
ہم کو تو سب طرح کی خوش آتی ہیں روٹیاں

(نظیر اکبر آبادی)

سوالات

1. روٹی کے تعلق سے نظم کا پہلا بند دوسرے تمام بندوں سے مختلف ہے، کیوں؟ جواب دیجیے۔
2. نظم کے آخری بند پر چند جملوں میں روشنی ڈالیے۔
3. انسان کی زندگی میں روٹی کیسے کیسے تماشے دکھاتی ہے؟ اس موضوع پر مختصر نوٹ لکھیے۔

© NCERT not to be republished